سِلعۃ السّعید فی أحکام العید

المعروف بہ

عیدالفطر کے احکام

تالیف

صاحبزادہ پیر ابوالحسن واحدؔ رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

[رمضان کریم ۱۴۴۴ھ]

سِلعة السّعید فی أحکام العید

المعروف به

عیدالفطر کے احکام

تمہید

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ ربّ العالمین۔ والعاقبة للمتقین۔

والصّلوٰة والسّلام علیٰ سیّدنا محمدسیّد المرسلین

وخاتم النبیین۔ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین، أمّا بعد:

زیرنظر رسالہ میں ،عیدالفطر کے احکام ومسائل تحریر کیے گئے ہیں۔تا کہ مختصر وقت میں، استفادہ کیا جاسکے۔

یہ رسالہ بھی، اُن کتب ورسائل میں سے ایک ہے جو برادرِ گرامی حضرت قبلہ شیخ الحدیث مفتی صاحبزادہ پیرابوالفضل محمد خان رضوی علیہ الرحمۃ [المتوفی یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۲ ع] کے ایصالِ ثواب کے لئے تحریر کیے گئے ہیں۔

خالقِ کائنات جل شانہ خاکسار کی اس سعی کو شرفِ قبول عطا کرے۔ نیز قارئین کو سعادتِ دارین عطا کرے۔واللہ أسأل أن یتقبل منی ھذا الجھد المتواضع ، وأن یجعلہ خالصا لوجھہ الکریم ،وأن یجعلہ فی میزان حسناتی یوم الدّین، وأن ینفع بہ الإسلام والمسلمین۔

راقم الحروف

خاکسار ابوالحسن واحد رضوی کان اللہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

رمضان کریم ۱۴۴۴ ھ

فصل (۱) عید کا لغوی، اصطلاحی اور شرعی معنیٰ

لغوی معنیٰ:

عید کا لفظ [عَود] سے نکلا ہے جس کا معنیٰ ہے: واپس آنا، پلٹ کر آنا تو لفظِ عید کا معنیٰ ہوا وہ دن جو بار بار لوٹ کر آئے۔ [کتب لغت]

اصطلاحی معنیٰ:

اصطلاحی طور پر، عید سے مراد: ''ہر وہ دن جس میں کسی صاحبِ فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہیں''۔

شرعی معنیٰ:

عید کے شرعی معنیٰ میں، لغوی معنیٰ کی بھی رعایت ہے یعنی خوشی کا دن، فرحت اور چہل پہل کا دن۔ شریعت میں ''عید'' سے مراد وہ مخصوص دن ہے جس دن نماز کی ادائی کے ساتھ ساتھ خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

ویسے تو اسلام میں خوشی کے دن بہت سے ہیں لیکن دو دنوں کو خصوصی طور پر منانے کا حکم ہے۔ ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاَضحیٰ

''عیدالفطر'' وہ دن ہے، جو رمضان کے روزے مکمل ہونے کے بعد آتا ہے۔ [خواہ اُنتیس روزے ہوں یا تیس] اور یہ ماہِ شوال کا پہلا دن ہوتا ہے۔

فطر کا معنیٰ ہے روزہ افطار کرنا، یہاں مراد کلی طور پر افطار ہے۔ یعنی روزوں کا سلسلہ ختم کرنا، اس لئے عید کے دن کو ''عیدالفطر'' کہا جاتا ہے۔

فصل (۲) عید کی ابتدا اور وُجوب

عید کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس سوال کا جواب، درج ذیل حدیث میں ہے:

ابوداؤد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے، اس زمانہ میں، اہلِ مدینہ، سال میں دو دِن خوشی کرتے تھے (مہرگان ونیروز) فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جاہلیت میں ہم اِن دنوں میں خوشی کرتے تھے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اِن کے بدلے میں، اِن سے بہتر دو دن تمھیں دیئے:

عیدالاضحیٰ وعیدالفطر کے دن۔ [بہار شریعت]

عیدالفطر ہو یا عیدالاضحیٰ دونوں کی نماز، واجب ہے۔لیکن عیدین کی نماز سب پر واجب نہیں بلکہ انھیں پر واجب ہے جن پر نمازِ جمعہ واجب ہے۔

فصل (۳) شبِ عید میں قیام وعبادت

شبِ عید، جسے عموماً چاند رات کہا جاتا ہے، اس میں قیام اور عبادت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ذیل کی روایات ملاحظہ ہوں!

() ابن ماجہ، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے، اُس کا دل نہ مرے گا، جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ [بہار شریعت]

() اصبہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں: جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عیدالفطر کی رات۔ اور شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برات۔

[بہار شریعت]

فصل (۴) عید کے آداب، مستحبات اور احکام

(۱) حجامت بنوانا

(۲) ناخن ترشوانا

(۳) غسل کرنا

(۴) مسواک کرنا

(۵) اچھے کپڑے پہننا [نیا ہو نیا ورنہ دھلا]

(۶) انگوٹھی پہننا

(۷) خوشبو لگانا

(۸) صبح کی نماز مسجدِ محلہ میں پڑھنا

(۹) عیدگاہ جلد جانا

(۱۰) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا

(۱۱، ۱۲) عیدگاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا

(۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر، چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔ [بہارشریعت]

(۱۴) خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان و وَقار اور نیچی نگاہ کئے جانا، آپس میں مبارک باد دینا مستحب ہے۔ [الدرالمختار، ردالمحتار، بہارشریعت]

(۱۵) سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو، اُس کے لئے پیدل جانا افضل ہے۔ اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔ [جوہرہ، عالمگیری، بہارشریعت]

(۱۶) عیدگاہ کو نماز کے لئے جانا سنّت ہے۔ اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو۔ اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔ [ردالمحتار، بہارشریعت]

(۱۷) نمازِ عید سے قبل نفل مطلقاً مکروہ ہے۔ عیدگاہ میں ہو یا گھر میں، اُس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں۔ [بہارشریعت]

(۱۸) نمازِ عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ گھر میں پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ [بہارشریعت]

(۱۹) نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصفُ النہار شرعی تک ہے۔ مگر عیدالفطر میں دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔ [بہارشریعت]

(۲۰) سلام پھیرنے کے پہلے زوال [نصف النہار شرعی] ہوگیا ہو تو نماز جاتی رہی۔ [درمختار، بہارشریعت]

فصل (۵) نمازِ عید کا طریقہ اور متعلقہ مسائل

نمازِ عید [دو رکعتیں ہیں اور اِس کی ادائی] کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور [اللہ اکبر] کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور [اللہ اکبر] کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور [اللہ اکبر] کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے۔ اس کے بعد دو تکبیروں میں

ہاتھ لٹکائے۔ پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے۔

اس کو یوں یادرکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں، وہاں ہاتھ چھوڑ دیے جائیں۔

پھر امام [اعوذ] اور [بسم اللہ] پڑھ کر جہر کے ساتھ [الحمد] اور سورت پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔

دوسری رکعت میں پہلے [الحمد] وَسورت پڑھے۔ پھر تین بار، کان تک ہاتھ لے جا کر [اللہ اکبر] کہے اور ہاتھ نہ باندھے۔ اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے [اللہ اکبر] کہتا ہوا رکوع میں جائے۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھے ہوئیں۔ تین پہلی قراءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد۔ اور تین دوسری میں قراءت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے۔ اور ان چھوؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے۔

فصل (۶) قراءت، امامت اور اقتداء کے مسائل

(۱) عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں [سورۂ جمعہ] اور دوسری میں [ھل اتٰک]۔ [درمختار، بہارشریعت]

مؤلفِ رسالہ [ابوالحسن واحدؔ رضوی کان اللہ لہ] عرض گزار ہے کہ ہمارے بڑے بھائی حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ [جن کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ رسالہ تحریر کیا جا رہا ہے] کا یہی معمول تھا۔

(۲) امام نے چھے تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔ [ردالمحتار، بہارشریعت]

(۳) پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد، مقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو۔ اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں۔ اور اگر تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہہ لے۔

اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ [اللہ اکبر] کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہوگئیں۔

اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے، اُس وقت کہے۔ اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو، اس وقت کہے۔ اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فبھا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ [عالمگیری، درمختار، بہارشریعت]

(۴) امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے، نہ رکوع میں تکبیر کہے۔ [ردالمحتار، بہارشریعت]

(۵) جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اُس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی ہی کہے جتنی امام نے کہیں، اگرچہ اس کے مذہب میں اُتنی نہ تھیں۔ [عالمگیری، بہارشریعت]

(۶) پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قراءت شروع کردی تو قراءت کے بعد کہہ لے۔ یا رکوع میں۔ اور قراءت کا اعادہ نہ کرے۔ [غنیّۃ، عالمگیری، بہارشریعت]

(۷) امام نے تکبیراتِ زوائد میں، ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔ [عالمگیری، بہارشریعت]

(۸) نماز کے بعد، امام دو خطبے پڑھے۔ اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں، اس میں بھی سنت ہیں۔ اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے:

ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر، خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو (۹) بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار [اللہ اکبر] کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ [عالمگیری، درمختار، بہارشریعت]

(۹) امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا، خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے، ورنہ نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ [درمختار، بہارشریعت]

(۱۰) کسی عذر کے سبب، عید کے دن نماز نہ ہوسکی، مثلاً سخت بارش ہوئی یا اَبر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہوسکی۔ یا اَبر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہوچکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے۔ اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز، تیسرے دن نہیں ہوسکتی۔ اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا۔ یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک۔ اور بلا عذر عیدالفطر کی نماز، پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔

[عالمگیری، درمختار، بہارشریعت]

(۱۱) عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔ صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے: اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ۔ [عالمگیری، درمختار، بہارشریعت]

(۱۲) بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا، گمراہی و بدعت ہے۔ [جوہرہ، بہارشریعت]

واللہ تعالیٰ وبإعطائه رسوله الأعلیٰ أعلم بحقيقة الأحوال والأحكام۔

تمت الرّسالة بحمد اللہ تعالیٰ، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبيبه سيدنا ومأوانا وملجأنا وقدوتنا ومولانا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعين۔

راقم الحروف

خاکسار ابوالحسن واحد رضوی کان اللہ لہ

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف، اٹک

رمضان کریم ۱۴۴۴ھ